سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

خواتین، کمسن بچوں اور ضعفاء پر رحمت وشفقت

نحمدهٗ و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم۔ یاایها الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا وقودها الناس والحجارة علیها ملائکة غلاظ شداد لایعصون الله ماامرهم ویفعلون مایؤمرون۔

ترجمہ: اے مؤمنو تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر ہیں جس پر مضبوط دل والے فرشتے مقرر ہیں جن کو اللہ جو حکم فرماتے ہیں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جائے اسے بجا لاتے ہیں۔

وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا ویأمر بالمعروف وینه عن المنکر(ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہماری تابعداری کرنے والوں میں نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم وشفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کریں۔ (لوگوں کو) نیکی اور بھلائی کا حکم نہ دے اور بدی اور برائی سے بچنے کی تلقین نہ کرے۔

رب رحیم ورحمٰن کی عنایتیں: اللہ کے ننانوے صفات عالیہ میں سے دو صفات جو کہ رحمان ورحیم ہیں جس کے معنی شفقت ومہربانی کے ہیں۔ ذات باری کی صفت رحمت سے نہ صرف مسلمان بلکہ کفار حتیٰ کہ حیوانات کی تمام اقسام وانواع بھی فیض یاب ہورہے ہیں، ہر رزق کے متلاشی کو اس کی مناسبت سے رزق کا بندوبست فرما کر اعلان عام ہے کہ میرے رحیم ہونے کا یہ مقصد نہیں کہ میرا رحیم ومہربان ہونا مخلوق کی کسی خاص نوع اور جنس کے ساتھ مخصوص ہے بلکہ سمندر کی تہہ میں رہنے والے حیوانات، نالیوں میں پیدا ہونے والے کیڑے، سوراخوں سے نکلنے والی چیونٹیاں، جنگلات اور آبادیوں میں بسنے والے جانور حتیٰ کہ تمام ذی روح مخلوق کی زندگیاں اللہ کی اس صفت رحمت کی مرہون منت ہیں، اگر ایک انتہائی مختصر وقت کے لئے رب کائنات اپنی رحمت وشفقت کے دائرہ سے کسی مخلوق کو نکال دے تو پھر اس کائنات کے وسیع وعریض حصہ میں اس کا جینا ناممکن ہوجاتا ہے۔

مخلوقات میں رحمت رب کی جھلکیاں: اپنے اس عظیم صفت رحمۃ کا کچھ حصہ رب العالمین نے اپنی مخلوقاتؑ کی فطرت اور طبیعت میں پیدا کر دیا۔ اسی کا اثر اور نتیجہ ہے کہ ایسے حیوانات جو عقل کی نعمت سے محروم ہیں ان میں بھی اپنے بچوں کے لئے شفقت ہی کی وجہ سے ایک گائے اور بھینس سے اس کا بچہ اگر چند لمحات کے لئے جدا کر دیں تو وہ اپنے اپنے انداز میں چیخ وپکار شروع کر کے تڑپتے ہیں۔ بلی سے اگر اس کے بچے جدا کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ اپنے بچوں کی حفاظت کی خاطر بچے لے جانے والے پر حملہ آور ہونے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ یہی حالت تمام مخلوقات کی ہے۔ اپنی مخصوص اداؤں سے تمام ذی روح مخلوق کی رحمت وشفقت کا مظاہرہ آپ دیکھتے رہتے ہیں۔

اولاد سے شفقت کا معاملہ: انسان جو کہ اشرف المخلوقات، علم وشعور کی نعمت سے مالا مال ہے جس کی وجہ سے محبت وشفقت کا اظہار اور موجودگی اس کا ملی فریضہ ہے، جہاں اسی انسان کو مختلف ذی روح مخلوقات سے رحم ومہربانی کے معاملہ کا شریعت نے پابند کر دیا ہے۔ وہاں اس کی اپنی اولاد کا یہ حق والدین پر اور مخلوق کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے کہ ان کے ساتھ رحم، مہربانی اور شفقت کا معاملہ کیا جائے۔ آپ حضرات نے خطبہ کے ابتداء میں حدیث طیبہ سن لی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت وتوقیر نہ کریں وہ ہم میں شامل ہی نہیں۔ گویا ان پر رحم کرنا مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔

تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ جن بچوں کے ساتھ ان کے سرپرست شفقت ومحبت کی جگہ بلاوجہ سختی اور شقاوت کا معاملہ اختیار کر لیتے ہیں، آئے روز آپ اس قسم کے رویہ اپنانے کے نتائج معاشرہ میں دیکھ رہے ہیں کہ اصلاح کی بجائے پھر بچوں میں سرکشی، نافرمانی، بے راہ روی اور بے دینی جیسے اوصاف مذمومہ پیدا ہو کر یہی بچہ بمع والدین جہنم کا ایندھن بن جاتے ہیں۔ حضور ﷺ کے اسوہ کو سامنے رکھ کر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس پوری کائنات میں اللہ جل شانہ کے بعد بزرگ وبرتر ہستی رحمت عالم انسانوں میں ہر کسی سے زیادہ مخلوق پر مہربان سید الکونین ﷺ اپنی اولاد اور عام بچوں کے ساتھ کس قدر محبت وشفقت کا سلوک فرماتے تھے۔

حضور ﷺ کا حضرت فاطمہؓ سے شفقت کا معاملہ: آنحضرت ﷺ کا عمل اپنی اولاد کے ساتھ تو یہ ہے:

وعن عائشة قالت ما رأيت احدا كان اشبه سمتا وهديا وفي رواية حديثا وكلاما برسول الله ﷺ من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان اذا دخل عليها قامت اليه فأخذت بيده فقبلته واجلسته في مجلسها (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں طور طریقہ، عادات وروش اور نیک خصلتی اور ایک روایت میں ہے کہ بات چیت اور باتوں میں حضور اکرم ﷺ کی مشابہت فاطمہؓ سے زیادہ کسی اور شخص میں نہیں دیکھی (یعنی حضرت فاطمہ مذکورہ امور میں اپنے باپ حضور ﷺ سے بہت زیادہ مشابہ تھی) حضرت فاطمہؓ سرکار دو عالم کے پاس حاضر ہوتیں تو (ازراہ

محبت و رحمت) آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے ان کی طرف متوجہ ہو کر انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو بوسہ دیتے (پیشانی کے درمیان میں چومتے) پھر ان کو اپنی مسند پر بٹھا دیتے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ جب فاطمہ کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں آپ ﷺ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتیں پھر آپ ﷺ کو چومتیں اور اپنی جگہ حضور ﷺ کو بٹھا دیتیں۔

شفقت ومحبت بیٹے بیٹیاں برابر ہیں: حضور ﷺ کے اس سلوک سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اسلام میں اولاد کی شفقت ومحبت کے سلسلہ میں بیٹے اور بیٹی کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ جس نرمی، محبت اور ملاطفت کا بیٹا مستحق ہے وہی سلوک ورویہ بیٹی سے بھی اختیار کرنا ہے۔ بعض دین سے ناواقف، خود ساختہ رسم ورواج کی قید وبند میں جکڑے ہوئے لوگ بیٹے کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھ کر بیٹی کے ساتھ حقارت کا معاملہ اختیار کر کے اپنی دنیا وآخرت کو خراب کر دیتے ہیں، پھر ہمیشہ ان بیچاروں کے ساتھ زرخرید گائے، بھینسوں کا سلوک ہو کر ان کو جیتے جی ظلم وجبر کی دنیا میں جھونک دیا جاتا ہے۔ یہ افراط وتفریط کا معاملہ بعض مسلمانوں کا اپنا خود ساختہ عمل ہے، دین متین کے احکامات تو اس قدر واضح وعادلانہ ہیں کہ اس پر عمل کرنے سے نہ کسی پر زیادتی ہونے کا تصور ہے اور نہ کسی کی حق تلفی کا خوف۔

بہر حال بات ہو رہی تھی بچوں اور اولاد کے ساتھ مشفقانہ اور نرمی پر مشتمل سلوک کا تو والدین اپنے جگر کے ٹکڑوں کے ساتھ اگر محبت وشفقت سے پیش آئیں گے تو یہی اولاد جب بلوغ کو پہونچ جائے گی تو والدین کے حقوق بھی ادا کرنے کی پابندی کریں گے۔ اگر بچپن ہی سے پرورش کرنے والوں کا رویہ جاہلانہ وعامیانہ، محبت کی جگہ نفرت، مہربانی کی بجائے اذیت کا ہو تو بڑے ہو کر بچے بھی والدین کی حقوق کی ادائیگی کی پرواہ نہیں کریں گے۔

اولاد پر شفقت نہ کرنے والے بدبخت ہیں: محسن انسانیت ﷺ نے اپنے قول وعمل سے بچوں کے حقوق واضح کر کے دنیا پر ثابت کر دیا کہ بچوں سے کیسے محبت کی جاتی ہے، بچوں پر رحم نہ کرنے والوں کے بارہ میں حضور کا ارشاد ہے: عن ابی ھریرۃ قال قبّل رسول اللہ ﷺ الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ماقبّلت عنھم احداً فنظر الیہ رسول اللہ ثم قال من لایرحم لایرحم (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کے بیٹے حضرت حسنؓ کو چوما، ایک صحابی اقرع بن حابسؓ جو اس وقت حضور ﷺ کے مجلس میں موجود تھے، نے کہا میرے تو دس بچے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کا کبھی بوسہ نہیں لیا۔ حضور ﷺ نے سن کر فرمایا کہ جو شخص (اوروں) پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ حضور ﷺ نے مخلوق خدا سے محبت نہ کرنے والوں کے بارہ میں کتنی سخت وعید فرمائی کہ ایسا شخص جو اللہ کی مخلوق بالخصوص اولاد سے رحم وکرم کا معاملہ نہ کرے اس کا نام بدبختوں کے فہرست میں شامل ہوتا ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال سمعت اباالقاسم الصادق المصدوق ﷺ یقول لاتنزع

الرحمة الامن شقی (ترمذی)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ روایت کر رہے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو جو صادق و مصدوق ہیں کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت یعنی اللہ کے مخلوق پر رحم و محبت کا جذبہ کسی کے دل سے نکالا نہیں جاتا۔ ماسوائے بد بخت کے کہ اس کا دل اس جذبہ سے خالی کر دیا جاتا ہے۔''

خلاصہ یہ کہ جس انسان کا دل دوسرے پر مہربانی اور شفقت سے بالکل عاری و خالی ہو' فسق و فجور کی وجہ سے اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہو کر وہ انسانی جذبہ جو اللہ جل جلالہ نے ہر انسان کی فطرت میں رکھا ہوا ہے' وہ جذبہ بھی ختم ہو جاتا ہے' وہی والد و مربی اپنی اولاد کے لئے مشفق و مہربان باپ کی بجائے ایک خطرناک درندے کی صورت اختیار کرے تو اولاد اس سے مل کر خوش ہونے کی بجائے اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں' جیسا سلوک ہو گا ویسا ہی اس کا ردعمل اور نتیجہ' جب دل سے رحمۃ کا مادہ ہی ختم ہوا تو ایسے بد بخت سے رحم کی توقع بھی عبث ہے'

<u>جب اولاد سے رحمت کا رشتہ ختم ہو جائے:</u> یہی رحمت و شفقت کا جذبہ جب جہلاء عرب میں ختم ہوا خونخوار جانور سے بھی بدتر مقام پر پہونچ کر بیٹوں کو اس خوف سے قتل کرنے لگے کہ انکو رزق دے کر فقر و فاقہ کا سامنا کرنے پڑیگا۔

<u>جہالت کی مضرتیں:</u> جبکہ وہ یہ سوچنے کے لئے تیار نہ تھے کہ ہمیں رزق دینے والا کون ہے جو ذات ہمیں معاش کے ذرائع مہیا کر رہا ہے وہی ذات ان بچوں کا بھی خالق و رازق ہے' اپنی لڑکیوں کو اس لئے زندہ درگور کرتے کہ وہ بچی کے پیدا ہونے کو اپنے لئے بے عزتی اور عار کا موجب سمجھتے۔ رب کائنات نے ان مشرکوں کا اپنے لڑکیوں کے ساتھ روا رکھے ہوئے سلوک کا قرآن پاک میں ذکر اور مذمت بڑے واضح اور تفصیل سے فرمایا ہے' جب عقل پر پردہ اور غلاف چڑھ جاتا ہے تو خیر و شر کا تصور اور تمیز ہی ختم ہو جاتی ہے۔ ان کے اس ظالمانہ عمل کا سبب یہ تھا کہ یہ بچیاں بڑی ہو کر کسی مرد کے گھر جائیں گی اور مردان سے جواز دواجی تعلقات قائم کریں گے اسے وہ اپنے بے غیرتی اور بے عزتی سے تعبیر کر کے ولادت کے فوراً بعد بچی کو زندہ دفن کر کے قتل کر دیتے' عقل و بصیرت سے کام لے کر یہ خیال بھی ان کو نہ آیا کہ ان کا اپنا وجود کہاں سے آیا اور اس سلسلہ کو ختم کر دیا جائے تو اس عالم میں نسل انسانی کے بقاء کا ذریعہ کیا ہو گا۔ رحمۃ دو عالم ﷺ جب اس دنیا میں سراپائے رحمت دین کے احکامات لے کر تشریف لائے تو قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے زرین اقوال سے ان جاہلانہ رسوم کی نفی کرنے کے بعد بچوں اور خاص کر بچیوں کے ساتھ حسن معاشرہ کے وہ درجات و مناقب بیان فرمائے جس سے اسلام میں اولاد کے ساتھ اعلیٰ تربیت و سلوک سے پیش آنے کا اندازہ با سانی لگ جاتا ہے۔

<u>بیٹیوں اور بہنوں سے شفقت جنت کی ضمانت ہے:</u> فرمان نبوی ﷺ ہے: عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من کانت لہ' ثلاث بنات او ثلاث اخوات او ابنتان او اختان فاحسن صحبتھن و اتقی اللہ فیھن فلہ الجنۃ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا معاملہ کرے اور انکے حقوق کے بارہ میں اللہ سے ڈرے تو اسکے لئے جنت ہے۔

حالت جنگ میں ضعفاء اور خواتین کی حفاظت کا اہتمام: حضور ﷺ کی ذات تو مجسمہ رحمت وشفقت تھی، مسلمانوں کے بچے کیا کہ کفار کے بچوں کے لئے بھی شفیق ومہربان تھے آج کے دور کی جنگوں اور حملوں کا آپ روزانہ سنتے رہتے ہیں کہ فلاں جگہ بمباری ہوئی، اتنے لوگ بے گناہ بچے اور عورتیں اسکی زد میں آ کر مارے گئے۔ قربان جایئے اس مشفق ومہربان پیغمبر ﷺ سے کہ دشمنوں کیساتھ جنگ کی حالت میں بھی مجاہدین اسلام کو تلقین فرمارہے ہیں کہ کفار کے بچوں اور جنگ میں شرکت نہ کرنے والی عورتوں اور بوڑھوں کو نہ مارنا۔ یہی وہ اہم ترین خصوصیت آپ ﷺ کی قرآن میں بھی بار بار ذکر فرمادی گئی جیسے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی ہم نے آپکو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: حریص بالمومنین رؤف رحیم۔ تمہارے پاس ایسا رسول ﷺ آیا جو (مسلسل) تمہاری بھلائی کے درپے رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں پر بہت شفیق و مہربان ہیں، وہ ذات اقدس ﷺ تو بار بار نوع انسانی کو متوجہ فرمارہے ہیں کہ جو مخلوق خدا پر رحم وشفقت کرنے والے ہیں، وہ رحمان کی رحمت کے مستحق ہیں اور جو لوگ زمین پر رہنے والوں کے ساتھ رحمت وشفقت کا مظاہرہ نہ کریں وہ اللہ کی رحمت سے دنیا وآخرت میں محروم رہتے ہیں۔ پھر وہ مربی اور والد کتنا بدبخت اور سنگ دل ہے جو ایسے بچوں سے محبت نہ کرے جن کو قرآن میں قرۃ العین کائنات کا حسن اور دنیا کے رونق جیسے صفات سے یاد کیا جاتا ہے۔

اولاد سے شفقت کی نبوی تاکید: حضرت عائشہؓ روایت فرمارہی ہیں کہ ایک دیہاتی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ سے پوچھا کیا آپ ﷺ بچوں کو چومتے ہیں ہم تو بچوں کو چومتے نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا:　　او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمۃ:

ترجمہ:　　اگر رب العالمین تیرے دل سے رحم کی صفت نکال دے تو میں تمہارے لئے کیا کرسکتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے بچوں سے حسن اخلاق کا معاملہ نہ کرے، اس کا دل اللہ کے عظیم ووسیع اور لامتناہی صفت رحمت سے خالی ہے، آج کے دور میں بعض لوگوں کی بدنصیبی اور علم دین اور دینی مسائل سے واقف نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ میں نے کئی ایسے افراد کو دیکھا جن کے سامنے کوئی والد یا سرپرست اپنے بچے کے ساتھ پیار کرے، چومتے، اسے اٹھاتے تو یہ لوگ ہنس کر اس کے ساتھ مذاق کرتے ہیں کہ فلاں نادیدہ ہے، ایسا ہے، ویسا ہے، ہم نے تو اپنے بچے کو اتنا خوفزدہ بنایا ہوا ہے کہ ہمارے قریب آنے کی بھی جرات نہیں کرسکتے اسی جاہلانہ عادت پر فخر بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ فخر کا نہیں بلکہ اپنی اس حرکت پر رونے کا مقام ہے۔ اولاد اور بچوں پر شفقت ومہربانی اور رحم کرنا حضور ﷺ کا ایسا پسندیدہ عمل تھا کہ اپنے محبوب نواسوں کو بچپن میں گرتے ہوئے دیکھا تو ان ﷺ سے بچوں کو تکلیف میں دیکھنا برداشت

نہ ہوسکا حالانکہ آپ خطبہ دے رہے تھے اتر کران کو سنبھالنے کے بعد خطبہ جاری رکھا۔ واقعہ حضرت بریدہ نے ذکر فرمایا:

وعن بريدة قال كان رسول الله ﷺ عليه وسلم يخطبنا اذجاء الحسن والحسين وعليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله ﷺ من المنبر فحملهما ووضعهما بين يديه ثم قال صدق الله انما اموالكم واولادكم فتنه نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما:

ترجمہ: حضرت بریدہؓ روایت کررہے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضور اکرم ﷺ خطبہ فرمارہے تھے کہ اچانک (دونوں نواسے) حسنؓ اور حسینؓ آئے، وہ دونوں سرخ قمیص پہنے ہوئے تھے اور قمیصوں کی لمبائی یا بچپن اور کمسنی کی وجہ سے گرکر چلتے رہے، حضور ﷺ (منبر سے) اترے اور ان دونوں کو (گود میں) اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا دیا، فرمانے لگے رب کائنات نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ (آزمائش) کی چیزیں ہیں میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے پڑتے دیکھ کرتو مجھ سے صبر نہ ہوسکا۔ حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کا سلسلہ منقطع کر کے ان دونوں کو اٹھالیا۔

اموال واولاد ایک فتنہ ہے: رب العالمین کا اولاد اور مال پر فتنے یعنی آزمائش کا اطلاق فرمانا بالکل بدیہی اور روز روشن کی طرح واضح ارشاد ہے: کہ جس طرح خالق و مالک حقیقی نے بے شمار نعمتوں سے ہمیں مالا مال فرما کر دیکھا جارہا ہے کہ ہم اس ذات بالا و برتر کے انعامات اس کی مرضی ومنشاء کے مطابق استعمال کررہے ہیں یا اپنے ازلی دشمن شیطان کے احکامات کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اگر ان نعمتوں کے عطا کرنے والے کی ہدایات پر چل کر ان سے فوائد حاصل کررہے ہیں تو اس نعمت کے سلسلہ میں جس آزمائش اور امتحان کا ذکر فرمایا گیا کامیابی ہی کامیابی ہے انشاء اللہ۔ اور اگر نمک حرامی کا ثبوت دیتے ہوئے نعمتوں کے دینے والے کے احکامات سے روگردانی کر کے ابلیس کے راضی کرنے والے راستے کا انتخاب کریں تو دنیا واخروی ناکامی ہی ناکامی مقدر ہے۔ مال واولاد بھی مالک الملک کا عطا کردہ انتہائی قابل قدر انعام وسرمایہ ہیں، اگر ان دونوں اشیاء کو رب العزت کی خوشنودی کا ذریعہ بنادیں، ان کے ساتھ معاملہ اس کے احکامات کی بجا آوری کی صورت میں ہو تو آزمائش میں کامیابی بصورت دیگر یہ دونوں اشیاء اگر رب ذوالمنن سے غفلت، دین سے لاپرواہی، عیاشی، بے راہ روی اور خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ سے منہ موڑنے کا ذریعہ بنادی گئیں تو اس سودے اور آزمائش میں جو خسارہ ہے باپ اور اولاد دونوں کو جہنم کا ایندھن بننے کا سبب بن جاتا ہے۔ جس کا ذکر خطبہ کے ابتداء میں بیان کردہ آیت میں ہو چکا ہے، اب یہ اولاد جس کو رب العالمین نے آزمائش سے تعبیر فرمایا ہے کیسے اپنی اور اولاد کی کامیابی کا ذریعہ ہم بنا سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ آئندہ جمعہ ذکر ہوگا۔

مالک الملک مجھے اور آپ سب کو جہنم میں جانے اور اس کے ایندھن بننے سے محفوظ رکھے امین۔